سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

جمعتہ المبارک، 27-اپریل 2018
(یوم الجمع، 10-شعبان المعظم 1439ھ)

سولہویں اسمبلی : پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شمارہ 2

63

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ27-اپریل2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غوروخوض اوراس کی منظوری

مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب2018

ایک وزیر مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب2018پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب 2018کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ94اور 95اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب 2018،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

64

(بی) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے
۔

(سی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018 پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) ماہی پروری پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ماہی پروری پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

7۔ **مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018**

ایک وزیر مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

65

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 27-اپریل 2018

(یوم الجمع، 10-شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ
وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ
خَلْقٍ عَلِيْمُ ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ
اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ
اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ
بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

سورۃ یٰسین آیات 78 تا 83

اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہنے لگا کہ (جب) ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو ان کو کون زندہ کرے گا؟ (78) کہہ دو کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا

جانتا ہے(79)(وہی) جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس (کی ٹہنیوں کو رگڑ کر ان) سے آگ نکالتے ہو(80) بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (ان کو پھر) ویسے ہی پیدا کر دے۔ کیوں نہیں اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا (اور) علم والا ہے(81) اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے(82) وہ (ذات) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے(83)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

کیا کروں کہ یاد آتی ہیں سنہری جالیاں
دل میں اک ہلچل مچاتی ہیں سنہری جالیاں
زندگی بھر کی تھکن کو دور کردیتی ہیں وہ
پیار سے جب مسکراتی ہیں سنہری جالیاں
اپنی پلکوں سے انہیں میں چومتا ہوں دیر تک
دل میں جب بھی جگمگاتی ہیں سنہری جالیاں
پوچھنے والے میں لفظوں میں بیاں کیسے کروں
کیا بتاؤں کیا دکھاتی ہیں سنہری جالیاں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: Please have your seat for a bit.

تعزیت

معزز ممبر محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کی والدہ ماجدہ اور ریڈیو پاکستان کے مجاہد ڈرائیور عاشق بٹ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: میں ذرا بات کر لوں تو پھر آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کی والدہ صاحبہ انتقال فرما گئی ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک اور بھی شامل کر لیں کہ 1965 میں بھارتی جارحیت کے موقع پر بھارتی بارود کی بوچھاڑ میں جان پر کھیل کر ریڈیو پاکستان کا ٹرانسمیٹر اتار کر لانے والے ریڈیو پاکستان کے مجاہد ڈرائیور عاشق بٹ گزشتہ روز انتقال کر گئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، عاشق بٹ صاحب کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کی والدہ اور ریڈیو پاکستان کے مجاہد ڈرائیور عاشق بٹ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مجھے نہیں بولنے دیں گے؟ میں بات نہ کر لوں؟ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

لاہور: سمن آباد این بلاک کی سڑک پر ملبے کے ڈھیر سے سکولوں اور کالج کے طلباء و طالبات کو پریشانی کا سامنا

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اسمبلی کے floor پر جو last سیشن گزرا ہے اس کے اندر میں نے آپ سے request کی تھی کہ مین این بلاک سمن آباد لاہور جو ہے اس میں جگہ جگہ گندگی اور ملبے کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں، سارے علاقہ کا ملبہ سکول کے سامنے گراؤنڈ سے متصل جو سڑک ہے اس کے اوپر، سمن آباد کی ڈسپنسری جو ایم سی جونیئر ماڈل سکول، سنٹرل ماڈل سکول کے سامنے اور اس طرح مختلف جگہوں پر جو نیشنل بنک کالونی کے فلیٹس ہیں ان کے سامنے سڑک پر، ہر جگہ پر ملبہ اور گند پھینک دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے request کی تھی اور آپ نے مہربانی کر کے متعلقہ محکموں کو کہا کہ لیٹر لکھیں۔ گزارش یہ ہے کہ ادھر انسان رہتے ہیں، ووٹر رہتے ہیں، اُدھر بچیوں کا سکول ہے، کالج ہے، وہاں پر بچیوں کا مڈل سکول بھی ہے، بچوں کا ہائی سکول بھی ہے، ڈسپنسری بھی ہے وغیرہ وغیرہ، وہ تمام معاملات ہیں۔ چونکہ وہ تھوڑا سا سڑک کے حوالے سے ہے، وہ کھلی سڑک ہے تو پورے علاقے کا جو ملبہ اور گند ہے وہ ان سڑکوں اور گلیوں میں پھینک دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ہماری اسمبلی کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے کہ اگر ہم ان کو لیٹر لکھیں اور آگے سے جواب آجاتا ہے کہ یہ فلاں محکمے کا کام ہے، اسمبلی فلاں محکمے کو لیٹر لکھ دیتی ہے، فلاں محکمہ کہتا ہے کہ یہ ہمارا نہیں ہے یہ اس کا کام ہے۔ ایک دوسرے کے اوپر ڈالا جا رہا ہے، میں نے آپ سے پہلے بھی عرض کی تھی کہ وہاں پر خدانخواستہ کوئی مسئلہ ہو سکتا ہے، سامنے چھوٹی بچیوں کا سکول ہے اور ہماری اسمبلی کی کہیں شنوائی نہیں ہوئی۔ کیا یہاں پر ووٹ کو عزت دینے کی بات نہیں ہے، میں ووٹر نہیں ہوں، میرے ووٹ کی عزت نہیں ہے، جنہوں نے ووٹ دیئے ہیں ان کی عزت نہیں کرنی اور انسانوں کی عزت نہیں کرنی؟

جناب سپیکر! میری request ہے کہ directions issue کی جائیں کہ اس کو فوری طور پر وہاں سے lift کیا جائے تاکہ اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ یہ کیا SWN نے مذاق بنایا ہوا ہے، ایل ڈی اے نے مذاق بنایا ہوا ہے، کارپوریشن نے مذاق بنایا ہوا ہے اور وہ تمام ٹھیکیدار جو متعلقہ چیئرمین، وائس چیئرمینوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں، ٹھیکیدار حصہ دار ہیں، وہ سڑک کو dismantle کرتے ہیں،

اس کو ٹرالی میں بھرتے ہیں، وہ ٹرالی جیک والی ہوتی ہے، آدھی رات کو آتے ہیں، وہ سارا ملبہ وہاں پر گرا دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری request ہے کہ اس چیئر کی direction ہو اور کوئی محکمہ عمل نہ کرے تو پھر تو بات ہی ختم ہو گئی۔ پھر تو یہ questions, answers کی بات ہی نہیں رہ جاتی۔

جناب سپیکر: یہ بات پریس میں بھی آگئی ہے، آپ نے بھی سن لی ہے، متعلقہ محکمہ جو ہے وہ within eight days اس کو clear کر کے مجھے بتائے گا۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔ میں کورم کی نشاندہی کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں لہٰذا اجلاس بیس منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفے کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 11:20 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تا کہ گنتی کی جا سکے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بہت ہی ضروری معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! پورے پاکستان، پورے پنجاب اور پوری اسمبلی کو پتا ہے کہ اسمبلی کا ایک رکن گڈ خان kidnap ہو گیا تھا۔ جن ظالموں نے kidnap کیا تھا اُن کا پیچھا ہمارے وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے کیا تھا۔ ہم اُن لوگوں کے پیچھے چڑھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو آدمی encounter ہوئے باقی لوگ at power ہیں اور دن رات میرے اور میرے بچوں کے لئے خطرے کا سبب ہیں۔ جن لوگوں نے بھی یہ order pass کیا ہے کہ ان سے سکیورٹی واپس لے لی جائے تو انہیں سوچنا چاہئے تھا کہ لوگوں کے کیا حالات ہیں۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! I don't care of anything میں پوری اسمبلی کے توسط سے یہ بتانا چاہتا ہوں اور پوری اسمبلی کو گواہ بنانا چاہتا ہوں کہ اگر گڈ خان یا اس کی فیملی کے ساتھ کچھ ہوا تو اس کی ایف آئی آر چیف جسٹس آف پاکستان کے خلاف درج کی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہ کہیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ منسٹر صاحب کی درخواست آئی ہے کہ ان کی ہمشیرہ کی شادی ہے جس کی بناء پر وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے جبکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی آج کے اجلاس میں نہیں ہیں تو آج کے سوالات کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور سوموار کے دن یہی سوالات take up کئے جائیں گے۔

نوٹ: متعلقہ وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری کی عدم موجودگی کی بناء پر وقفہ سوالات 30-اپریل 2018 تک مؤخر ہوا۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں پہلی تحریک استحقاق جناب شہزاد منشی کی ہے لیکن وہ اس تحریک استحقاق کو move نہیں کرنا چاہتے لہٰذا اس تحریک استحقاق کو dispose of کرتے ہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کیا ہو گیا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہو یہ گیا ہے کہ سوالات 2014 سے جمع ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے سوموار کے دن کے لئے pending کر دیئے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مہربانی کر کے میری request تو سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: Order is passed, my dear میں نے کہہ دیا ہے کہ ان سوالات کو سوموار کو take up کریں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے دو باتیں تو کر لینے دیں، سوالات کی تاریخ پڑھیں کہ 2014 سے آئے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آصف صاحب! منسٹر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب تو ہیں نہیں اس لئے ان سوالوں کا جواب کون دے گا؟ میں نے اسی لئے سوموار کے دن کے لئے انہیں pending کر دیا ہے۔ بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اسمبلی کے اجلاس میں اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہاں پر ہونا چاہئے تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ بھی نہیں ہیں اور میں نے اسی لئے تو سوالات کو pending کیا ہے my dear میں نے اسی لئے انہیں pending کیا ہے کہ آپ کا وقت بھی بچ جائے اور انہیں اس بات کا احساس بھی ہو۔ وہ سوموار کے دن اس کا جواب دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس وجہ سے pending کرنا تو ہمارے لئے باعث شرم ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جواب کس سے لیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ یہاں آ کر جواب دیتے اور اگر وہ نہیں ہیں تو آپ ensure کریں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں کیسے ensure کروں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کیونکہ ان کی ڈیوٹی تھی کہ اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ذمہ داری میں نہیں لگا سکتا کیونکہ یہ ذمہ داری محکمہ لگاتا ہے یا حکومت لگاتی ہے اور میری یہ ذمہ داری نہیں ہے۔ شکریہ

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ

برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! شکریہ

The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 (Bill No. 1 of 2018) moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA, PP-271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر154 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں پروفیسرز کی خلاف میرٹ بھرتی

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 21-مارچ2018 کی خبر کے مطابق پنجاب میں ٹیچنگ ہسپتالوں میں پروفیسرز کی درجنوں خالی سیٹوں پر میرٹ کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے سفارشی بھرتیاں جاری ہیں۔ پنجاب کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں پروفیسرز کی درجنوں اسامیاں خالی ہیں جن پر میرٹ سے ہٹ کر تعیناتی کی جا رہی ہے۔ من پسند ریٹائرڈ پروفیسرز کو دوبارہ ان سیٹوں پر لاہور میں ہی تعینات کیا جاتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پروفیسرز کی خالی سیٹوں کو ریٹائرڈ سفارشی دوبارہ پُر کر لیتے ہیں۔ ریگولر ایسوسی ایٹ پروفیسرز کو سفارش نہ ہونے کی وجہ سے ترقی نہیں دی جا رہی۔ یہ پروفیسر promote ہوئے بغیر ریٹائر ہو جاتے ہیں یا پھر انہیں لاہور سے باہر کسی دوسرے ضلع میں بھیج دیا جاتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مذکورہ سکیم در حقیقت ساہیوال، ڈی جی خان، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے نئے میڈیکل کالجز میں سٹاف کی کمی پوری کرنے کے لئے محکمہ صحت کی جانب سے بنائی گئی تھی لیکن اس کا

لاہور میں بھی اطلاق کیا جا رہا ہے جس کے باعث بہت سے حاضر سروس ڈاکٹرز بغیر promotion ریٹائرڈ ہو جائیں گے۔ مذکورہ طریق کار کے خلاف میرٹ پر پورا اترنے والے اہلکار سراپا احتجاج ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 155 ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! Next week کب آئے گا؟

جناب سپیکر: Next week کا مطلب next week ہوتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے جواب دے دیں کہ تحاریک التوائے کار کے جواب کیوں نہیں آتے؟

جناب سپیکر: جی، میں پوچھوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کب پوچھیں گے؟

جناب سپیکر: جب اس کی باری آئے گی تو میں پوچھوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! Next week کب آنا ہے؟

جناب سپیکر: جو next week آج کے بعد جو week آئے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کب آئے گا؟

جناب سپیکر: بڑی مہربانی آپ کی اور please have your seat بہت شکریہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! 99 فیصد تحاریک التوائے کار کے جواب نہیں آتے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں آصف صاحب! ایسی الٹی باتیں نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج آپ تمام rules suspend کر کے جو مسودہ قانون پیش کر کے pass کرنے جا رہے ہیں---

جناب سپیکر: میں نے تو ابھی پڑھا بھی نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ پڑھنا شروع ہو گئے تھے---

جناب سپیکر: جب میں پڑھوں گا تو ضرور بولیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ آپ پڑھیں پھر میں بات کروں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پچھلے تین سالوں سے کسی تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا اور---

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ بہت سی تحاریک التوائے کار کا جواب آیا ہے اور کئی ایک کا نہیں آیا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا اورنج لائن ٹرین سے متعلق بھی سوال تھا لیکن اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، نہیں کافی سوالات کے جواب بھی آئے، ایسی بات نہ کریں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

(a) Introduction, Consideration and Passage of Bill

(b) Laying of Ordinance

(c) Introduction of Bill.

آرڈیننس (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Ordinance 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Ordinance 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Ordinance 2018 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home with the direction to submit its report within one month.

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جی، لاء منسٹر!

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home for report within one month.

مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Witness Protection Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Witness Protection Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Witness Protection Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home for report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report within one month.

مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم) ماہی پروری پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Fisheries (Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Fisheries (Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Fisheries (Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Forestry, Wildlife and Fisheries for report within one month.

مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource for report within one month.

مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Agriculture for report within one month.

مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab (Regularization of Service) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab (Regularization of Service) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab (Regularization of Service) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for suspension of Rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 94 and 95 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Regularization of Service Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 94 and 95 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 of the Rules ibid, for

immediate consideration of the Punjab Regularization of Service Bill 2018."

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 94 and 95 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Regularization of Service Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move for consideration of the Bill.

مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب2018

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab (Regularization of Service) Bill 2018, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab (Regularization of Service) Bill 2018, be taken into consideration at once."

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر! I oppose it.

جناب سپیکر:جی، آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی غیر جمہوری روّیہ ہے کہ پچھلے پانچ سال سے یہ اسمبلی چل رہی ہے سالہا سال سے روزانہ مختلف ڈیپارٹمنٹس کے ہزاروں لوگ یہاں پر احتجاج کرتے رہے ہیں وہ ڈینگی ملازمین ہوں، وہ میڈیکل کی ہماری نرسیں ہوں، وہ ٹیچرز ہوں، وہ ہارٹیکلچر کے ایڈہاک ملازمین ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No interruption please.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پر legislation کے لئے جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے کہ آج آپ تمام رولز کو suspend کرکے ایک بل کو introduce کروا رہے ہیں۔ آپ اس کو مجلس قائمہ کے پاس بھیجتے جو اس کا جمہوری طریقہ ہے، اس کے بعد اس پر غور وخوص ہوتا پھر یہ دوبارہ اسمبلی کے اندر آتا، اس پر ہم یہاں debate کرتے اور اپنی ترامیم دیتے پھر یہ بل پاس ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آپ اپنی عددی اکثریت کے بل بوتے پر bulldoze کر رہے ہیں، اب یہ ایک طرح کی pre poll rigging ہے، اب یہ چالیں چلنی شروع ہوگئے ہیں کہ کس طریقے سے ان سرکاری ملازمین کو ہم یہ کہیں کہ ہم نے تمھیں ریگولر کر دیا ہے، آپ یہ سارا کچھ کرلیں لیکن سرکاری ملازم پھر بھی آپ کو ووٹ دینے نہیں جا رہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی غیر جمہوری، غیر اخلاقی اور غیر قانونی طریقہ ہے۔ آپ اس طریقے سے تمام رولز کو bulldoze کرکے یہ advance کہیں کہ اس کو پاس کر دیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا صحیح طریقہ adopt ہونا چاہئے تھا، یہ قائمہ کمیٹی کے پاس جاتا کیونکہ یہ لاکھوں لوگوں کے روزگار کا معاملہ ہے اس پر قائمہ کمیٹی اپنی سفارشات پیش کرتی اور اس کے بعد اس کو اسمبلی میں آنا چاہئے تھا۔ اس طریقے سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا گیا جس طرح آپ کرنے جا رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ معزز ایوان کا اختیار ہے، یہ تو میرا اختیار نہیں ہے۔ یہ تو معزز ہاؤس کا اختیار ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ صریحی طور پر غلط ہے یہ جو آئندہ متوقع شکست ہے اس طرح کی قانون سازی کے ذریعے سے اس شکست سے بچا نہیں جاسکتا۔ یہ پچھلے پانچ سال میں سوئے ہوئے تھے، انہیں ان لوگوں کا کیوں خیال نہیں آیا؟ جب روزانہ سڑک بلاک ہوتی تھی، یہاں روزانہ جلوس ہوتا تھا، روزانہ دھرنا ہوتا تھا اور روزانہ لوگ پکڑے جاتے تھے۔ ابھی کل ڈینگی ملازمین نے احتجاج کیا ہے اور سینکڑوں لوگ گرفتار کئے ہیں اور ان پر لاٹھی چارج کیا ہے۔ راتوں رات انہیں خیال آگیا ہے کہ ان پر قانون سازی کرکے انہیں ریگولر کر دیں، یہ ایک انتخابی چال ہے اور یہ pre poll rigging کے ضمن میں آتا ہے۔ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ قائمہ کمیٹی کے پاس یہ بل جائے اور وہاں غور وخوض کرنے کے بعد پھر دوبارہ اسمبلی کے اندر آنا چاہئے۔ شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج جو رولز suspend کرکے Bill introduce کروایا گیا ہے وہ ملازمین جو contract base پر ہیں ان کی regulation کرنے کے لئے اسمبلی کے تمام جتنے بھی رولز ہیں وہ suspend کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے پانچ سال سے یہ حکومت اور اس سے پچھلے پانچ سال سے اپنے معاملات کو حکمرانی کے ذریعے چلا رہے ہیں لیکن by the end of the day جب آپ اپنی حکومت کا آخری سیشن، یہ تقریباً آخری سیشن ہوگا آپ آخری سیشن کر رہے ہیں اور آپ اس سیشن کے اندر یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہم نے جو ملازمین بھرتی کئے تھے ان کو اب آپ اپنی پسند سے، اپنی من پسند سے، اس بل کے اندر جو آپ نے یہاں پیرامیٹر لکھے ہیں ان کے ذریعے آپ ان کو regularize کریں گے۔ آپ اپنے ان ورکرز کو regularize کریں گے جن کو آپ نے پہلے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا، اگر کوئی بچہ میرٹ پر کسی لحاظ سے آ بھی گیا ہے تو شاید وہ آپ کے پیرامیٹر پر اس وقت تک نہیں اترے گا جب تک وہ آپ کی حکومت کا بیج اپنے سینے پر اپنی شرٹ پر نہیں لگا لے گا۔

جناب سپیکر! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کے بل لانے سے آپ اپنے ووٹوں میں اضافہ کر سکتے ہیں اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کے بل introduce کرنے سے آپ ان کی وہ تمام ہمدردیاں جو غریب کے گھر میں پچھلے پانچ سال سے یا دس سال سے رہی ہیں کہ آپ ان کو دور کر سکیں گے؟

جناب سپیکر! یہاں پر کسی بھی contract employee کو regularize کرنے کے لئے جو definition لکھی گئی ہے، آپ kindly اس کے اوپر بھی نظر ڈال لیں، آپ کو پتا چل جائے گا کہ اس میں کیا کیا چیزیں ہیں۔ پھر اس کے بعد regularization کا اس کا جو تیسرا پیرا ہے اس کو بھی ضرور پڑھیں، اس کے اندر کیا کیا چیزیں رکھی گئی ہیں۔ پھر انہوں نے procedure for regularization کا جو adopt کیا ہے اس کے اندر جو کمیٹی بنانا چاہ رہے ہیں اور پھر جو کمیٹی بنے گی اس کمیٹی کے اندر کیا معاملات ہوں گے، کتنے اپنے پیارے ہوں گے جن کو یہ regularize کریں گے۔ ابھی بھی واسا، پی ایچ اے، پیرامیڈکس، پی آئی سی میں ہزاروں ملازمین ایسے ہیں جو بے چارے عرصہ دراز سے ویسے ہی پڑے ہوئے ہیں، جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں، مجھے یاد ہے کہ میں نے اسی floor کے اوپر پی آئی سی ملازمین کے بارے میں بات کی تو ان کو refer کر دیا گیا کہ آپ کا بورڈ آف گورنرز ہے آپ ان کے پاس جائیں، کیا وہ گورنمنٹ آف پنجاب کے ملازم نہیں ہیں؟ آپ نے ان کو کارڈیالوجی کے بورڈ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا اور وہ بے چارے آج تک اسی طرح ہی ہیں۔ وہ پیرامیڈکس میڈیکل سٹاف جو ہے وہ روزانہ کی بنیاد پر سڑکوں پر آکر اپنے حقوق کے لئے لڑتے ہیں، انہیں پندرہ پندرہ، بیس بیس سال ہو گئے ہیں، ہم ان کو ریگولر نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو discrimination ہے اس کو آپ دور نہیں کر رہے۔ جہاں سے آپ کو پریشر آتا ہے، جس جگہ سے پریشر آتا ہے، کوئی آکر سڑکوں پر باہر بیٹھ جاتا ہے آپ اس کے لئے تو فوراً کرنا شروع کر دیتے ہیں لیکن آپ اس سکروٹنی، جو procedure of regularization ہے کو آپ پڑھ لیں، اس کے اندر لکھا ہے کہ چار سال جس کو گزر گئے ہیں۔ پھر سکروٹنی کمیٹی جو بنی ہے اس کے ممبرز کا آپ پڑھیں، آپ کس طرح سے سکروٹنی کمیٹی کے اندر کریں گے؟ آپ ایک دم ان کے جو معاملات ہیں ان کو لے کر آئیں گے، پھر وہاں پر یہ ہو گا جیسے واسا کے اندر کیا ہے، دوسری جگہوں پر کیا ہے کہ اپنے من پسند افراد کو آپ کریں گے اور پھر appointments کے آگے بھی، یعنی یہ اتنا میں سمجھتا ہوں کہ جتنی جلدی میں اس بل کو لایا گیا ہے، بہتر ہوتا کہ آپ سٹینڈنگ کمیٹیاں بناتے ہیں، ان سٹینڈنگ کمیٹیوں کا مجھے پتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اندر ان سٹینڈنگ کمیٹیوں کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے، سوائے یہ ہے کہ perks and privilege کسی ممبر کو دے دیا جائے اور وہ اس

کے ساتھ enjoy کر لے لیکن جو اس سے کام لینے کی باری ہوتی ہے جہاں پر اس نے بیٹھ کر لوگوں کے لئے brainstorming کر کے، کوئی چیزیں نکال کر کمیٹی کے سپرد کرنی ہوتی ہیں، کمیٹی اس کو refer کرتی ہے، کمیٹی کا ایک وقار بلند ہوتا ہے، کمیٹی کی اہمیت بڑھتی ہے، اسمبلی کی اہمیت بڑھتی ہے کہ اس میں اپوزیشن اور حکومت کے ممبرز دونوں مل بیٹھ کر کوئی ایسا درمیانہ رستہ نکالتے ہیں جس سے عوام کو maximum فائدہ ہو، ان کا مفاد ہو لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ آپ نے ان کمیٹیوں کو آج تک اہمیت نہیں دی۔ اگر ہم جو سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں ان کے نام گننا شروع کریں تو ان پانچ سالوں کے دوران ان کمیٹیوں کا شاید ایک بھی اجلاس نہ ہوا ہو۔ اس طرح کی کئی کمیٹیاں ہیں۔

جناب سپیکر! اب مجھے یہ بتائیں کہ وہ جو کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں وہ کمیٹیاں کس مقصد کے لئے بنی ہوئی ہیں، وہ اس مقصد کے لئے بنی ہوئی ہیں کہ وہاں پر عوام کے مفادات کو discuss کیا جائے، وہاں پر ہو سکتا ہے کہ جو آپ چیزیں لے کر آئے ہیں ان کے ساتھ کوئی بہتر تجاویز اپوزیشن کی طرف سے بھی آ جائیں۔

جناب سپیکر! اب پچھلی دفعہ MCAT اور ECAT کے اوپر آپ نے جو مہربانی کی کہ کمیٹی بنی، سارا کچھ ہوا، وہ آپ کی حد تک، آپ کی اسمبلی نے، آپ کی Chair نے تمام جگہوں پر لیٹر بھیجے، بہت شکریہ بہت اچھی بات ہے، بچوں کا مستقبل ہے، وہ بار بار ہمیں فون کرتے ہیں، کیا ٹیسٹ ہو گا، کیا ٹیسٹ نہیں ہو گا۔ کیا وہ اہمیت والا معاملہ نہیں تھا؟ کیا وہ جو ہزاروں بچے میڈیکل کالجز اور انجینئرنگ یونیورسٹی کے لئے appear ہوتے ہیں جن کو ہم نے MCAT اور ECAT کے اوپر لگایا ہے، آپ کی اسمبلی نے، یہاں پر سب ممبرز نے across the board unanimous decision کیا تھا کہ اس کی یہ percentage ہونی چاہئے، 10 فیصد ٹیسٹ کے marks ہونے چاہئیں، 20 فیصد میٹرک کے ہونے چاہئیں، 70 فیصد انٹرمیڈیٹ کے ہونے چاہئیں اور equivalent to any education جو وہ لے رہا ہے۔

جناب سپیکر! کیا ہماری اسمبلی اتنی کمزور ہے کہ ہماری آواز نہ سنی جائے، سب نے مل کر یہ کام کیا تھا، سب ایک page پر تھے لیکن آج تک وہ کام نہیں ہو سکا، ہاں یہاں پر کام یہ والا ہو، جہاں پر ووٹ بنتے ہوں وہاں پر تو ہم بات کر لیتے ہیں۔ یہاں پر اورنج اور میٹرو کے لئے تو ہم گرج کر اور زور شور سے

آوازیں بلند کرتے ہیں لیکن جو اہمیت عامہ کا معاملہ ہے اس کے اوپر کسی کی نظر نہیں ہے۔ لاء منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں، یہ اپنی کیبنٹ کو ساتھ لے کر چلنے والے ہیں لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس کا کیا کیا ہے؟ پھر بات وہی آجاتی ہے کہ وہاں پر کسی حکمران کا فائدہ ہے۔ ان اکیڈمی مافیا کو چلانے میں حکمران گھرانے کے کچھ لوگوں کا فائدہ ہے۔ فائدہ یہ ہے کہ ہر سال ان کو بنی بنائی ایک چیز بڑی سی آجاتی ہے جس کو ہم پیسے دیتے ہیں وہ ان کو دے دیئے جاتے ہیں اور اس کے بعد وہ معاملہ ویسے کا ویسے رہ جاتا ہے۔ ہم تو آپ کو کریڈٹ بھی دینے پر تیار تھے کہ آپ نے بوٹی مافیا کا خاتمہ کر دیا ہے۔ ہم کریڈٹ دینے کو تیار تھے اور آپ وہ بھی لینے کو تیار نہیں ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جمعۃ المبارک ہے۔ غیر ضروری بحث بند کرا دیں۔ یہ تو جان بوجھ کر linger on کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، ذرا مختصر کر لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہماری اسمبلی کی جو strength ہے، جو besides this کہ کوئی اپوزیشن سے ہے، کوئی گورنمنٹ سے ہے اپنی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو مضبوط کرے۔ قومی اسمبلی کی جو سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں، ان کی جو powers ہیں، ان کے جو وہاں پر اختیارات ہیں، آپ کے ممبرز کے پاس نہیں ہیں، آپ نے دکھاوے کے لئے رکھی ہیں۔ آج یہ جو بل آپ نے یہاں پر پیش کیا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ اسے کسی سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجتے اور وہاں پر ہمارے ممبرز بھی بیٹھتے، اپوزیشن کے تمام ممبرز بھی بیٹھتے، آپ بھی بیٹھتے، ہم consensus کے ساتھ کوئی چیز لے کر آتے، کوئی بہتری والی چیز لے کر آتے لیکن آپ نے اس کو اس لئے کر لیا کہ کل کے دن کا آپ کو پتا نہیں لگ رہا کہ کیا ہونا ہے، کیا نہیں ہونا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آج ہی ہم کر کے چلے جائیں اور مجھے پتا ہے، میں بڑے وثوق اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ نے اپنے ورکرز کے ساتھ جن کو آپ نے کنٹریکٹ بنیادوں پر بھرتی کروایا تھا آپ نے ان کو پکا کرنا ہے۔ ہمیں ان کے پکا ہونے میں دکھ نہیں ہے لیکن ان کے ساتھ اگر کوئی دوسرے لوگ بھی شامل ہیں تو ان کے مفادات کو کون دیکھے گا، وہ سٹینڈنگ کمیٹی ہی تھی جس نے ان کے مفادات کو دیکھنا تھا، انہوں نے بل refine کر کے اپنی سفارشات stable کرنی تھیں

تاکہ ان سفارشات کو آپ بہتر انداز میں take up کر لیتے لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بل کو آپ فوری طور پر سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف refer کریں، دو تین دن ہمیں دے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، سنتے ہیں۔ یہ ایوان کا جو unanimous فیصلہ ہو گا، میں کیا کر سکتا ہوں۔ So, it is not possible for me. جی، مہربانی

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں۔ وہاں پر بیٹھ جائیں، ہم کوئی تجاویز نکال کر آپ کے سامنے رکھ دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جس طرح آج اس ایوان میں یہ بل لایا گیا ہے، ان کی روایت ہی یہی رہی ہے کہ یہ بل اسی طرح ہی ہمیشہ ان کی مرضی کی جو چیزیں ہیں وہ لائی جائیں۔ کاش رولز کسی ایسے کام کے لئے معطل کئے جاتے جو مفاد عامہ کے ہوتے یا اس وقت جو پنجاب کی عام پبلک جن مسائل کا شکار ہے اس کے لئے کوئی قانون سازی ہوتی۔ ابھی آپ نے تھوڑی دیر پہلے فرمایا تھا جب میں نے کورم point out کیا ہے کہ یہ یہاں کس کام کے لئے آتے ہیں۔ (قطع کلامی)

MR SPEAKER: Order please. Order please.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! رولز ریگولیشنز معطل کئے بغیر جو کام ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا اس ایوان کو اختیار نہیں ہے اور کیا یہ اتفاق رائے سے suspend نہیں کرتے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اسی پر آ رہا ہوں۔ ہماری مفاد عامہ کی تحاریک التوائے کار تین تین سال سے اس ایوان میں پڑی ہیں، ان کا جواب نہیں آ رہا۔ سوال تین تین سال سے یہاں پڑے ہیں جواب نہیں آ رہا۔ سوال defer ہو جاتے، منسٹرز نہیں ہوتے، سیکرٹریز نہیں ہوتے۔ عام پبلک کے مفادات کی جو چیزیں ہیں ان کے لئے قواعد معطل تو کیا، قواعد کے مطابق بھی عملدرآمد نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ متعلقہ بل پر آئیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس حکمران جماعت کا ہمیشہ وتیرا رہا ہے کہ یہ پبلک کے وسائل کو اپنے سیاسی مفادات کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں اس لئے آج یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمیں تو

صرف اس بات پر حیرانی ہے کہ کیا اتنی ایمرجنسی تھی اور کوئی جنگ لگی ہوئی تھی، خدانخواستہ کوئی وبا آئی ہوئی تھی کہ آپ سارے قوانین اور قاعدے معطل کر کے ایوان اور عوام کے نمائندوں کو isolate کر کے یہ کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! دس سال سے پنجاب پر ان کی حکومت ہے کنٹریکٹ ملازمین ایک دن میں بھرتی ہوئے ہیں اور نہ ہی انہوں نے ایک دن میں چلے جانا ہے۔ اگر یہ کام proper procedure کے تحت ہوتا تو آج ان کو شرمندگی ہوتی اور نہ ہی ہمیں شکایت ہوتی۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب ایک procedure ہے اور پچھلے دس سال سے ان کی حکومت ہے تو کیا یہ اس ایمرجنسی میں چوری چھپانا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، wind up کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مہربانی تو ان کی ہے کہ یہ اس قسم کے کام کر کے اپنے داغوں میں مزید اضافہ کر رہے ہیں۔ یہ ڈویلپمنٹ فنڈز جاری کرتے ہیں، الیکشن کے قریب کنٹر یکٹ پر بھرتیاں کرتے ہیں یہ الیکشن کے قریب ہر وہ کام کرتے ہیں جس سے عوام کو blackmail کیا جا سکے، عوام کو لالچ دیا جا سکے اور ووٹروں میں اضافے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ اب عوام ان کی یہ چالیں سمجھ چکے ہیں، پنجاب کے عوام کو ان کی ذہنیت اور ان کے طریق کار کا پتا ہے کہ یہ دس سال تک انہیں بھولے رہے دس سالوں تک انہیں ڈنڈے مارتے رہے۔ دس سال ان پر آنسو گیس پھینکتے رہے۔

جناب سپیکر! کل یہاں پر ڈینگی ملازمین کے ساتھ کیا ہوا، اس سے پہلے جب ٹیچر باہر آئے تو ان کے ساتھ کیا ہوا، اس سے پہلے ہیلتھ ورکرز آئی ہوئی تھیں ان کے ساتھ کیا ہوا اور اس سے پہلے ڈاکٹر آئے ہوئے تھے ان کے ساتھ کیا ہوا؟ یہ جابر حکمران جو جاگیردارانہ ذہنیت کے لوگ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بل تو اچھے کام کے لئے ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انہیں کم از کم اس مقدس ایوان کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ اس قسم کی حرکتیں کر کے کس قسم کی مثال set کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سارے قواعد معطل کر دو چونکہ باہر جنگ لگ گئی ہے، آگ لگ گئی ہے۔ یہ اسے proper procedure کے تحت کیوں نہیں لانا چاہتے؟ انہوں نے پچھلے دس سالوں میں پنجاب کے اندر سسٹم کا بیڑہ غرق کیا ہے، انہوں نے قواعد وضوابط کا بیڑہ غرق کیا ہے، انہوں نے میرٹ کا بیڑہ غرق کیا ہے۔ یہ تو صرف میرٹ کو پامال کرنے کی کوشش ہے کہ procedure properly کے تحت بھرتیاں نہ ہوں تاکہ یہ اپنے من پسند لوگوں کو، نالائق لوگوں کو ان لوگوں کو جو political motivated ہیں کو بھرتی کر سکیں۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے پچھلے پانچ سالوں میں اس ایوان کے تقدس کا جو بیڑہ غرق کیا ہے اس ایوان کے قواعد وضوابط کا جو بیڑہ غرق کیا ہے اس میں یہ ایک اور بدنما دھبہ ہے۔ آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ ان کا چل چلاؤ ہے جنازہ تیار ہے دفنانا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، آپ کی بات ہو گئی ہے۔ اب تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ مزید بدنامی نہ لیں۔ یہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ قواعد معطل کرتے ہوئے دیکھیں کہ یہ کس لئے قواعد معطل کر رہے ہیں، کیا اس میں مفاد عامہ کا کوئی کام ہے یا اس میں حکومت کو کوئی سیاسی فائدہ ہے؟

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی۔ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس اقدام سے اس ایوان کا تقدس پامال ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس ایوان کی افادیت میں کمی ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں جمہوری قواعد وضوابط اور جمہوری روایات کے مطابق چلنا چاہئے۔ اب جب ان کا چل چلاؤ ہے جب عدالتیں ان کو نااہل کر رہی ہیں، جب ان کے جرائم سامنے آ رہے ہیں تو اس قسم کی حرکات انہیں عوام کے سامنے expose ہونے سے نہیں روک سکتیں لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو واپس لیا جائے اور اس کے لئے proper procedure adopt کیا جائے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ایک منٹ دیتا ہوں مہربانی کریں۔ ایک منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بات تو کرنے دیں۔ دو منٹ تو ایسے ہی گزر جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بولیں، بولیں، جلدی کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ نے بڑی معقول بات کی تھی کہ جمعۃ المبارک ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم ڈاکٹر صاحبہ کی تجویز کو endorse کرتے ہوئے جمعہ کی break کر دیں چونکہ جمعہ کی نماز کا ٹائم ہو گیا ہے اور پھر جمعہ کے بعد کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: آپ جمعہ کی نماز کی تیاری کریں۔ مہربانی۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اذان)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ آصف محمود صاحب! میں آپ کو بات کرنے کے لئے ایک منٹ دے رہا ہوں۔ ایک منٹ سے زیادہ وقت نہیں ملے گا۔ مہربانی کر کے ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیجئے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کے لئے صرف ایک منٹ کیوں ملے گا؟

مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ بات شروع کریں۔ Carry on. Carry on.

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری کنپٹی پر پستول رکھ کر بلوایا جا رہا ہے۔ آپ مجھے بولنے دیں گے تو پھر ہی میں بات کروں گا۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے معزز ممبر محترم چاچا محمد رفیق نے کہا ہے کہ وہ ہر دفعہ کورم پورا کرتے ہیں جبکہ جناب آصف محمود ہر دفعہ کورم کی نشاندہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آصف محمود صاحب! جلدی سے اپنی بات کر لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آج بڑی emergency میں rules suspend کر کے ایک مخصوص community کو نوازنے کے لئے یہ بل لایا گیا ہے۔ آپ نے چار پانچ سال پہلے جو اپنے workers بھرتی کئے تھے آج ان کو الیکشن کے بالکل قریب regularize کرنے کے لئے یہ بل اس ایوان میں لایا گیا ہے۔ پچھلے دس سال سے اس صوبہ پنجاب کے اندر آپ کی حکومت تھی تو آج آخری مہینے کے اندر آپ کو اس بل کو لانے کی کیا ایمرجنسی گئی ہے؟ آپ اپنے بھرتی کئے گئے workers اور ایک مخصوص community کو نوازنے کے لئے یہ بل لے آئے ہیں جو کہ pre-poll rigging کے زمرے میں بھی

آتا ہے۔ آپ اس ملک کے اندر ایک culture develop کرنے جارہے ہیں جس کے تحت آپ ہر شخص کو اس کے ذاتی مفاد کے دائرہ کار کے اندر بند کرنا چاہتے ہیں۔ آپ collective سوچ اور collective wisdom کے لئے کوئی reasonable کام نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ اپنا تکلم ٹھیک کریں۔ میں کسی کو اس طرح پابند نہیں کرتا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں حکومت کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ میں آپ کے بارے میں بات نہیں کر رہا اور میں نے کوئی غلط بات نہیں کہی۔ کیا میں آپ کی سوچ کے مطابق یہاں پر بات کروں گا؟ میں جو بہتر سمجھوں اور سوچوں گا وہی بولوں گا۔ کیا میں آپ سے dictation لے کر بات کروں؟ میں جو کچھ سوچ اور سمجھ رہا ہوں وہی کہوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اگر آپ بات نہیں کرنا چاہتے تو تشریف رکھیں۔ میں Floor وزیر قانون کو دیتا ہوں۔ جی، وزیر قانون!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پہلے مجھے تو بات کرنے دیں۔ یہ میرا حق ہے کہ میں یہاں ایوان میں بات کروں۔ آپ میرا حق سلب نہ کریں۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ اب آپ کو موقع نہیں ملے گا۔

No! You are not allowed.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کا جو اس وقت روّیہ ہے۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ مجھے بولنے دیں۔ میں عوام کا منتخب نمائندہ ہوں اور یہاں بات کرنے کا حق رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ اب آپ نہیں بول سکتے کیونکہ آپ پہلے بات کر چکے ہیں اور اب میں floor وزیر قانون کو دے چکا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ اپوزیشن کے اس روّیے کو نہ روکا جائے۔ میری آپ کی وساطت سے پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے دوستوں سے

گزارش ہے کہ اپوزیشن کے اس روّیے کو پوری طرح سے نہ صرف پنجاب کے عوام تک بلکہ ان ملازمین تک بھی پہنچایا جائے۔ یہ جس منافقت اور عیاری کے ساتھ ان ملازمین کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے رہے ہیں آج ان کا روّیہ ان کی اس منافقت اور عیاری کو پوری طرح سے عیاں اور واضح کر رہا ہے۔ یہ وہ منافق لوگ ہیں، یہ وہ عیار لوگ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ اچھے نہیں ہیں۔ ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ منافق لوگ ہیں، یہ وہ عیار لوگ ہیں جو حالات کو خراب کرنے کے لئے ان لوگوں کے ساتھ پچھلے پانچ سال اظہار یکجہتی کرتے رہے ہیں اور آج جب ان ملازمین کے حق میں ایک بل لایا گیا ہے تو اپوزیشن کے اس روّیے نے انہیں expose کر دیا ہے۔ میری پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے دوستوں سے درخواست ہے کہ ان کے اس روّیے کو پنجاب کے عوام کے سامنے پوری طرح سے expose کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس بل کا صرف ایک پیرا گراف پڑھ دیتا ہوں جس سے ان کی تمام ہرزہ سرائی کا آپ کو جواب مل جائے گا۔ اس بل کی Clause 3(1) Explanation میں جو expression appointed ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ:

"Includes the extension, from time to time, of the term of the contract."

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبر جناب آصف محمود اور جناب محمد عارف عباسی مسلسل احتجاج کرتے رہے اور جناب سپیکر سے بات کرنے کی اجازت طلب کرتے رہے۔

جناب سپیکر: .Order please. Order in the House عباسی صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! [********]

جناب سپیکر: عارف عباسی صاحب کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ان کو اس روّیے سے نہ روکیں۔ ان کا یہی وہ روّیہ ہے جو انہیں عوام کے سامنے expose کر رہا ہے۔ آپ ان کو یہ دُہائی ڈالنے دیں۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! یہ Act کہتا ہے کہ:

(2) Subject to the Act, the contract employee who has continuously been serving as such for a period not less than four years on the commencement of the Act shall be eligible to be considered for appointment on regular basis if:

یعنی جو آدمی چار سال سے ایک contract position پر کام کر رہا ہے اس کو regularize کیا جائے گا۔ اگر regular vacancy ہو گی تو تب اسے regular کیا جائے گا۔ آگے لکھا گیا ہے کہ:

(a) a regular vacancy allocated for initial recruitment is available for regularization;

(b) he is qualified for the post;

(c) he has not been appointed on a special pay package;

(d) his performance during the period of contract has remained satisfactory; and

(e) He does not opt to continue as contract employee.

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک rules suspend کرنے کی بات ہے تو یہ ایک فلاح عامہ اور لوگوں کی بہتری کا کام ہے۔ اگر ہزاروں ملازمین اور ان کے فیملی ممبرز شامل کئے جائیں جو کہ ان کے dependents ہیں تو یہ لاکھوں لوگوں کے روزگار کا مسئلہ ہے۔ اگر Rule 234 کے تحت ایسے بل کے لئے rules suspend نہ کروائے جائیں تو پھر میں یہ کہوں گا کہ Rule 234 کو Punjab Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the سے نکال دیا جائے اس

لئے ہم نےproperطور پر استدعا کی ہے کہ rulesکو suspendکر کے اس انتہائی اہمیت کے حامل، رفاہ عامہ اور فلاح عامہ کے اس بل کو فوری طور پر پاس کیا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab (Regularization of Service) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 15

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 15 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Regularization of Service Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Regularization of Service Bill 2018, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Regularization of Service Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب سپیکر: جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار 30-اپریل 2018 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔